مخدوم محی الدین

(1969 - 1908)

ابو سعید محمد مخدوم محی الدین نام اور مخدوم تخلص تھا۔ وہ آندول ضلع میدک میں پیدا ہوئے۔ مخدوم ایک ایسے گھرانے سے تعلق رکھتے تھے جو دینی امور کا سختی سے پابند تھا۔ اُن کے پردادا مخدوم الدین ایک کاشتکار تھے لیکن اُن کے بعد اُن کی اولاد نے سرکاری ملازمت کو ترجیح دی۔ مخدوم کے والد محمد غوث الدین مخدوم بھی محکمۂ مال میں ملازم تھے۔

مخدوم نے 1929 میں میدک کے سنگاریڈی ہائی اسکول سے میٹرک 1934 میں عثمانیہ یونیورسٹی سے بی۔اے اور یہیں سے 1937 میں اُردو میں ایم۔اے کیا۔

1939 میں حیدرآباد کے سٹی کالج میں بطور لیکچرر ملازم ہوئے لیکن اپنی بڑھتی ہوئی سیاسی سرگرمیوں کی وجہ سے دو سال سے زیادہ ملازمت نہ کر سکے اور 1941 میں استعفیٰ دے کر کمیونسٹ پارٹی کے سرگرم رکن بن گئے۔

مخدوم کی ادبی زندگی کا آغاز اُن کی نظم ''پیلا دوشالہ'' سے ہوا۔ یہ ایک مزاحیہ نظم تھی۔ مخدوم کے کلام کے تین مجموعے ہیں پہلا ''سرخ سویرا'' دوسرا ''گلِ تر'' تیسرا اور آخری مجموعہ ''بساطِ رقص'' ہے۔ ان مجموعوں میں شامل بہت سی نظمیں دوسری زبانوں میں بھی ترجمہ ہو چکی ہیں۔ مخدوم نے اپنے اظہار کو وسیع بنانے کے لیے غزل، نظم اور آزاد نظم تینوں اصناف کو پوری مہارت سے برتا ہے۔ انھوں نے نئی علامتوں، نئے استعاروں اور نئی تشبیہوں سے اپنے کلام کو آراستہ کیا۔

شاعری کے علاوہ مخدوم نے ڈرامے، افسانے، انشائیے اور تنقیدی مضامین بھی لکھے ہیں۔

© NCERT not to be republished

چاند تاروں کا بَن

موم کی طرح جلتے رہے ہم شہیدوں کے تن
رات بھر جھلملاتی رہی شمعِ صبحِ وطن
رات بھر جگمگاتا رہا چاند تاروں کا بَن
تشنگی تھی مگر
تشنگی میں بھی سرشار تھے
آنکھوں کے خالی کٹورے لیے
منتظر مردوزن
مستیاں ختم، مدہوشیاں ختم تھیں، ختم تھا بانکپن
رات کے جگمگاتے دہکتے بدن
صبح دم ایک دیوارِ غم بن گئے
خارزارِ الم بن گئے
رات کی شہہ رگوں کا اُچھلتا لہو
جوئے خوں بن گیا
رات کی تلچھٹیں ہیں، اندھیرا بھی ہے
صبح کا کچھ اُجالا، اُجالا بھی ہے
ہمدمو!
ہاتھ میں ہاتھ دو

© NCERT not to be republished

سوئے منزل چلو
منزلیں پیار کی
منزلیں دار کی
کوئے دل دار کی منزلیں
دوش پر اپنی اپنی صلیبیں اُٹھائے چلو

مشق

لفظ و معنی

تشنگی	:	پیاس
سرشار	:	لبالب، چھلکتا ہوا، کناروں تک بھرا ہوا
بانکپن	:	البیلا پن
خارزار	:	کانٹوں کا جنگل
شہہ رگ	:	گردن کی بڑی رگ
جوئے خوں	:	خون کی نہر
تلچھٹ	:	جو چیز نیچے تہہ میں بیٹھ جاتی ہے۔ پیالے یا گلاس کی تہہ میں بیٹھی ہوئی گاد
ہمدمو	:	(ہم دم کی جمع) دوستو، دم کے ساتھیو، ہر وقت ساتھ رہنے والے
دار	:	سولی، پھانسی
کوئے دل دار	:	محبوب کا کوچہ، معشوق کا کوچہ

© NCERT not to be republished

دوش	:	کندھا
صلیب	:	سولی

غور کرنے کی بات

- مخدوم محی الدین کی یہ نظم اُن کی نمائندہ نظم ہے۔ اس نظم میں آزادی سے پہلے اور آزادی کے بعد کے ہندوستان کا منظر پیش کیا گیا ہے۔ ہمارا ملک آزادی حاصل کرنے سے پہلے مختلف قسم کے مسائل سے دوچار تھا، اور توقع یہ تھی کہ آزادی کے بعد اُن کو حل کرلیا جائے گا لیکن یہ مسائل حل ہونے کے بجائے اور اُلجھ گئے اور اُمیدوں بھرا حسین خواب پورا نہ ہوسکا۔ ہیئت کے اعتبار سے یہ آزاد نظم ہے۔

سوالات

1. اس نظم میں آزادی حاصل ہونے سے پہلے ملک کی حالت کو کس انداز سے بیان کیا گیا ہے؟
2. ''دہکتے بدن''، غم کی دیوار کس طرح بن گئے؟
3. آخری بند میں شاعر اپنے دوستوں کو کیا پیغام دے رہا ہے؟
4. آزادی حاصل کرنے کے لیے کن کن قربانیوں سے گزرنا پڑتا ہے؟

عملی کام

- مخدوم کے شعری مجموعے ''سُرخ سویرا'' اور ''گلِ تر'' پڑھیے۔
- آزاد نظم کی خصوصیات بیان کیجیے۔

© NCERT not to be republished